بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹ ۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

آن الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودًا

الفضل روزنامہ ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم پنجشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷ | ۲۸ شہادت ۱۳۴۲ ھش | ۳ ذی الحجہ ۱۳۸۲ھ | ۲۸ اپریل ۱۹۶۳ء | نمبر ۱۰۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۲۷ اپریل بوقت ۸ بجے صبح

کل دن بھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو ضعف کی شکایت رہی رات نیند آگئی تھی۔ اس وقت طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نماز ربّ العزت سے ایک دُعا ہے جس کے بغیر انسان روحانی طور پر زندہ نہیں رہ سکتا

جب نماز میں لذت اور ذوق آنے لگے تو انسان کو حقیقی خوشی اور راحت حاصل ہو جاتی ہے

"نماز کیا چیز ہے۔ نماز اصل میں ربّ العزۃ سے دعا ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا اور نہ عافیت اور خوشی کا سامان مل سکتا ہے جب خدا تعالےٰ اس پر اپنا فضل کرے گا اس وقت اسے حقیقی سرور اور راحت ملے گی۔ اس وقت سے اس کو نمازوں میں لذت اور ذوق آنے لگے گا جس طرح لذیذ غذاؤں کے کھانے سے مزا آتا ہے۔ اسی طرح پھر گریہ وبکا کی لذت آئیگی اور یہ حالت جو نماز کی ہے پیدا ہو جائے گی۔ اس سے پہلے جیسے کڑوی دوا کو کھاتا ہے تا کہ صحت حاصل ہو۔ اسی طرح اس بے ذوقی نماز کو پڑھنا اور دعائیں مانگنا ضروری ہیں۔ اس بے ذوقی کی حالت میں یہ فرض کرکے کہ اس سے لذت اور ذوق پیدا ہو یہ دعا کرے کہ اے اللہ تو مجھے دیکھتا ہے کہ میں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور میں اس وقت بالکل مُردہ حالت میں ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئے گی تو میں تیری طرف آجاؤں گا اس وقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا۔ لیکن میرا دل اندھا اور ناشناسا ہے تو ایسا شعلہ نُور اس پر نازل کر کہ تیرا انس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے تو ایسا فضل کر کہ میں نابینا نہ اٹھوں اور اندھوں میں نہ جاملوں۔

جب اس قسم کی دعا مانگے گا اور اس پر دوام اختیار کرے گا۔ تو وہ دیکھے گا کہ ایک وقت اس پر ایسا آئے گا کہ اس بے ذوقی کی نماز میں ایک چیز آسمان سے اس پر گرے گی جو رقت پیدا کر دیگی۔" (ملفوظات جلد چہارم ۳۲۱، ۳۲۲)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی علالت

ربوہ ۲۷ اپریل۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت پھر زیادہ ناساز ہے آپ کو گردہ اور دانت میں درد کی بہت تکلیف ہے اور عام کمزوری بھی زیادہ ہے۔

احباب جماعت التزام کے ساتھ حضرت میاں صاحب ممدوح کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

درخواست دعا

جیسا کہ احباب کو علم ہے۔ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نظارت اصلاح وارشاد کے ایماء پر کچھ عرصہ کے لئے مشرقی پاکستان تشریف لے گئے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ ان کا حافظ وناصر ہو اور انہیں بیش از بیش خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

عید الاضحیٰ بہت قریب آگئی ہے

قربانی کرنے والے دوست توجہ فرمائیں

— رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

عید الاضحیٰ یعنی قربانیوں کی عید بہت قریب آگئی ہے انشاء اللہ پانچ مئی کو ہوگی۔ جو دوست اس موقعہ پر میرے دفتر کے ذریعہ قربانی کروانا چاہیں انہیں چاہیئے کہ بہت جلد فی جانور پینتیس ۳۵ روپے کے حساب سے میرے دفتر میں رقم بھجوا دیں تا کہ ان کی طرف سے قربانی کروائی جاسکے اس معاملہ میں توقف نہ کیا جائے۔ ورنہ دیر ہونے سے جانوروں کے انتظام میں مشکل پیش آتی ہے اور قیمت بھی بڑھ جاتی ہے۔ آجکل ایک جانور کی قیمت اوسطاً پینتیس ۳۵ روپے ہے۔

خاکسار: مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۲/۴/۶۳

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا نیا تعلیمی سال

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا نیا تعلیمی سال ۱۹ اپریل ۱۹۶۳ء سے شروع ہو چکا ہے۔ احباب کا فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اس مرکزی سکول میں بھجوا کر ان کی صحیح تعلیم و تربیت کرنے کی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہوں اور اپنے بچوں کو دنیاوی اور مروجہ تعلیم کے ساتھ اسلام اور سلسلہ کی تعلیم اور روایات سے بہرور کرائیں — اپنے بچوں کو یہاں بھجوا کر وہ بیک وقت ان کی دینی اور دنیاوی ضروریات کو پورا کر سکتے ہیں۔ اور ہم خرما و ہم ثواب کا موجب بن سکتے ہیں۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۶۳ء

حیاتِ مسیح کا مسئلہ

(۲)

یہودیوں اور شاگردوں میں یہ بھی اختلاف تھا کہ یہودی کہتے تھے یسوع کے شاگردوں نے اس کی لاش قبر سے چرا لی ہے اور یہ مشہور کر دیا ہے کہ وہ جی اٹھا ہے چنانچہ شاگرد یہی کہتے تھے کہ آپ صلیب پر فوت ہو گئے تھے مگر تیسرے دن جی اٹھے تھے چنانچہ اناجیل میں بھی اس بات کا ذکر بالوضاحت آیا ہے :-

"دوسرے دن جو تیاری کے بعد کا دن تھا سردار کاہنوں اور فریسیوں نے پیلاطوس کے پاس جمع ہو کر کہا خداوند ہمیں یاد ہے کہ اس دھوکے باز نے جیتے جی کہا تھا میں تین دن کے بعد جی اٹھوں گا پس حکم دے کہ تیسرے دن تک قبر کی نگہبانی کی جائے کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کے شاگرد آ کر اسے چرا لے جائیں اور لوگوں سے کہہ دیں کہ وہ مردوں میں سے جی اٹھا اور یہ پچھلا دھوکا پہلے سے بھی بُرا ہو۔"

(متی ۲۷ / ۶۲-۶۴)

جب وہ جا رہی تھیں تو دیکھو پہرے والوں میں سے بعض نے شہر میں آ کر تمام ماجرا سردار کاہنوں سے بیان کیا اور انہوں نے بزرگوں کے ساتھ جمع ہو کر مشورہ کیا اور سپاہیوں کو بہت سا روپیہ دے کر کہا یہ کہہ دینا کہ رات کو جب ہم سو رہے تھے اس کے شاگرد آ کر اسے چرا لے گئے۔ ...

پس انہوں نے روپیہ لے کر جیسا سکھایا گیا تھا ویسا ہی کیا اور یہ بات آج تک یہودیوں میں مشہور ہے۔"

(متی ۲۸ / ۱۱-۱۵)

ان حوالوں سے یہ قیاس کرنا غلط نہیں کہ یہودیوں اور شاگردوں میں یہ اختلاف تھا کہ یہودی کہتے تھے لاش چرا لی گئی ہے اور شاگرد کہتے تھے کہ وہ مردوں میں سے جی اٹھا ہے۔ بات یہ ہے کہ عام یہودیوں اور عام شاگردوں کو بھی حقیقت کا علم نہیں تھا دونوں کو شک تھا حقیقی واقعہ سے دونوں بے خبر تھے آپ علاج کرنے سے اچھے ہو گئے تھے اور اس قابل ہو گئے تھے کہ سفر کر سکیں۔ عام یہودی یہ باور کرتے تھے کہ آپ صلیب پر فوت ہو چکے ہیں مگر لاش چرا لی گئی ہے۔ عیسائی کہتے تھے کہ آپ صلیب پر تو ضرور فوت ہو چکے ہیں مگر مردوں میں سے جی اٹھے ہیں۔ دونوں ہی غلطی پر تھے۔ صرف آپ کے ماننے والوں میں ایک آدھ ہی حقیقت سے واقف تھا جنہوں نے آپ کا علاج کیا تھا۔ اس لئے قرآن کریم یہ فیصلہ دیتا ہے کہ یہودیوں نے آپ کو ہرگز نہیں مارا تھا۔ اس لئے آپ ہرگز لعنتی موت نہیں مرے تھے بلکہ اللہ تعالیٰ نے دوسرے پاک بندوں کی طرح طبعی موت سے آپ کا رفع کیا تھا اور آپ کو اپنا قرب عطا کیا تھا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

انی متوفیک و رافعک الی

جو لوگ کہتے ہیں کہ آپ سرے سے صلیب پر چڑھائے ہی نہیں گئے ان کے پاس اتباع ظن کے سوا اور کوئی دلیل نہیں ہے۔ ان کے پاس صحیح علم تو ہے نہیں اور نہ کوئی شہادت ہے۔ ان کی محض قیاس آرائیاں ہیں جن میں سخت اختلافات پائے جاتے ہیں۔ مگر جو لوگ یہ مانتے ہیں کہ آپ کو صلیب پر چڑھایا گیا تھا اس کی گواہی یہودی اور اناجیل اربعہ دیتی ہیں اور نہ قرآن کریم اس کی تردید کرتا ہے بلکہ ما صلبوہ کہہ کر اس کی تائید کرتا ہے۔ چونکہ یہودی شریعت میں لکڑی پر مرنا لعنتی موت تھا اس لئے قرآن مجید آپ کی بریت کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ آپ صلیب پر ہرگز نہیں مارے گئے تھے بلکہ آپ کی وفات رفع الی اللہ کے مطابق ہوئی تھی جیسا کہ تمام اللہ تعالیٰ کے پاک بندوں کی ہوتی ہے۔

یہودیوں پر تو افسوس نہیں ہے لیکن افسوس تو موجودہ عیسائیوں پر ہے جنہوں نے یہودیوں کے الزام کو تسلیم کر لیا اور اللہ تعالیٰ کے ایک پاک بندے کو لعنتی موت کا مورد بیان کیا۔ پولوس نے ان کو ایسے گورکھ دھندہ میں ڈال دیا ہے کہ اب انہیں اس سے نکلنا مشکل ہو گیا ہے اور ان مسلمانوں پر بھی افسوس ہے جنہوں نے قرآن کریم کے اس احسان عظیم کی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور عیسائیوں پر اس نے کیا ہے قدر نہیں کی اور عیسائیوں کی اس امر میں تائید کر کے کہ آپ آسمان پر بجسد عنصری صعود کر گئے ہیں ان کو کفارہ تثلیث اور الوہیت مسیح کے عقیدہ میں تقویت پہنچائی ہے اور ان کے ہاتھ میں ایک ایسا ہتھیار دے دیا ہے جس سے (نعوذ باللہ) سیدنا حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یسوع مسیح کو ترجیح دے کر نادان مسلمانوں کے ایمان کو متزلزل کرتے رہتے ہیں۔ معلوم نہیں قرآن مجید کی آیات کو کھینچ تان کر "حیات مسیح" ثابت کرنے سے اسلام کو کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے اس کا نقصان مترتب ہے۔ حالانکہ قرآن کریم میں صاف صاف لفظوں میں آتا ہے کہ

فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم (مائدہ ۱۱۸)

دینداری کا معیار

غلاف کعبہ کی نمائش کے کچھ واقعات سفر لکھنے کے بعد ابو کامران نذیر احمد ایم۔ اے امیر جماعت اسلامی ضلع سیالکوٹ تحریر فرماتے ہیں

"اس مشاہدہ میں ایک بات کھل کر سامنے آئی اور وہ یہ کہ لوگوں کو اپنے دین سے بے پناہ محبت ہے غلط حرکات وہ صرف اس لئے کرتے ہیں کہ دین کو سمجھتے نہیں۔ اگر انہیں صحیح دین سمجھا دیا جائے تو ٹھیک اس کے مطابق عمل کریں اس وجہ سے یہ لوگ زیادہ ہمدردی اور توجہ کے مستحق ہیں۔

ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی"

(ایشیا ۲۴ / ۲ / ۶۳ ص ۶)

یہ حوالہ "غلاف کعبہ منزل بہ منزل" کے زیر عنوان جو سفر غلاف کعبہ کے متعلق ایشیا میں مضمون مسلسل شائع ہوا ہے اس سے لیا گیا ہے۔ اس اشاعت میں جو چند واقعات بیان کئے گئے ہیں ان کا خلاصہ واقعہ نگار کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیے :-

۱- ایک باپ اور بیٹے کی موت

"سرگودھا میں کمشنر صاحب اور ڈپٹی کمشنر اور کئی مجسٹریٹ پولیس کی بھاری جمعیت کے ساتھ منتظر تھے۔ انتظامیہ کا کام اگرچہ قابل تحسین تھا لیکن افسوس کہ شدید ہجوم کے باعث ایک جوان اپنے نوعمر بیٹے کے ساتھ اس دنیا سے کوچ کر گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مقامی رفقاء نے راتوں رات ٹیکسی کے ذریعے نعشیں ان کے گاؤں پہنچا دیں"

۲- "یہ لوگ بارہ گھنٹوں سے ہماری راہ تک رہے تھے۔ ہمارے جسم ٹوٹ چکے تھے لیکن ہم آرام کرنے کی جرأت نہیں کر سکتے تھے گیس لیمپوں اور برقی لیمپوں کی روشنی میں ہمارے رضاکاروں کو گھنٹوں غلاف کھولے چلتی گاڑی کی چھت پر کھڑا ہونا پڑتا تھا۔ لوگوں کی خواہش کے مطابق ہم پورا وقت نہ دے سکتے تھے بھائیوں سے معذرت چاہتے اور ان کی آنکھوں میں تڑپتی ہوئی التجائیں چھوڑ کر آگے بڑھ جاتے کیونکہ اگلے مقامات پر منتظر زائرین کی تکلیف کا احساس بھی ہمیں مضطرب کئے جا رہا تھا"

۳- "خانیوال پہنچ کر معلوم ہوا کہ یہاں سے لودھراں تک سپیشل ٹرین کی آمد کی اطلاع عوام کو نہیں ہے اگلے اسٹیشن جہانیاں پر فون کے ذریعے اطلاع کرائی دو گھنٹے بعد ہم وہاں پہنچے تو ۲۵ ہزار افراد ہماری آمد کے منتظر تھے اس سے آگے قطب پور اسٹیشن پر صرف آدھ گھنٹے کے نوٹس سے چار ہزار افراد جمع ہو چکے تھے سکھر پہنچے تو طلوع آفتاب ہمیں منزل مقصود سے چوبیس گھنٹے پیچھے دیکھ رہا تھا" (ایضاً)

یہ اور اسی قسم کے دوسرے واقعات ہیں جن کی بنا پر سفر نگار نے مسلمانوں کی دینداری کا اندازہ لگایا ہے۔ گویا اب غلافِ کعبہ کی زیارت کا شوق بھی ایک مسلمان کے اسلام کو پرکھنے کے لئے کسوٹی بن گیا ہے۔ اللہ اللہ! ہم ایک آہ کے ساتھ سوا اس کے اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ ع

گر ہمیں مکتب و ہمیں ملّا
کار طفلاں تمام خواہد شد

درخواستِ دعا:- میرے والد صاحب مکرمی حکیم محمد صدیق مالک دواخانہ طب جدید ربوہ کو ایک حادثہ پیش آنے کی وجہ سے ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی جس وجہ سے انہیں لاہور لے گئے تھے اب ڈاکٹروں کے کہنے پر واپس تشریف لے آئے ہیں تاہم ابھی پوری طرح صحتیاب نہیں ہوئے ہیں۔ احباب جماعت والد صاحب کی جلد از جلد صحتیابی کیلئے درخواست دعا ہے۔ (ڈاکٹر صادق احمد نعیم ربوہ)

راہ ایمان انگریزی

ناصرات الاحمدیہ کے لئے ایک کتاب بطور نصاب لکھی جا چکی ہے جس کا نام "راہ ایمان" ہے۔ اس کتاب کا انگریزی میں ترجمہ کروایا گیا ہے ہر احمدی بچے کو یہ کتاب پڑھنی چاہیئے۔

آئندہ ناصرات الاحمدیہ کے کورس میں بھی یہ کتاب رکھی گئی ہے اور اسی کتاب کا امتحان ہوا کرے گا۔

جو بچے انگریزی سکولوں میں پڑھتے ہیں ان کو یہ کتاب ضرور منگوانی چاہیئے۔ دفتر لجنہ مرکزیہ میں خط لکھ کر منگوائی جا سکتی ہے۔ (قیمت علاوہ محصول ڈاک ایک روپیہ)

(جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

شذرات

شیخ خورشید احمد

لفظ کفر کے غیر محتاط استعمال کا جواز

حال ہی میں ہفت روزہ چٹان لاہور میں "کفر کا لفظ" کے زیر عنوان ڈاکٹر اقبال مرحوم کے یہ الفاظ شائع ہوئے ہیں۔

"لفظ کفر کے غیر محتاط استعمال کو آجکل کے تعلیم یافتہ مسلمان جو مسلمانوں کے دینیاتی مناقشات کی تاریخ سے بالکل ناواقف ہیں۔ ملت اسلامیہ کے اجتماعی و سیاسی انتشار کی علامت تصور کرتے ہیں یہ ایک بالکل غلط تصور ہے۔ اسلامی دینیات کی تاریخ سے ظاہر ہوتا ہے کہ فروعی مسائل کے اختلافات میں ایک دوسرے پر الحاد کا الزام لگانا باعث انتشار ہونے کی بجائے دینیاتی تفکر کو متحدہ کرنے کا ذریعہ بن گیا ہے۔"

(چٹان ۲۲ اپریل ۱۹۶۳ء)

یہ حوالہ ان لوگوں کے لئے بڑے کام کی چیز ہے جنہوں نے بے دریغ ایک دوسرے پر کفر و الحاد کے فتوے لگانے کا شغل اختیار کر رکھا ہے۔ وہ بڑی آسانی سے کہہ سکتے ہیں کہ ہم تو "دینیاتی تفکر" کو "متحدہ" کرنے کے لئے کفر کے فتوے لگاتے رہیں۔

دین میں جبر و اکراہ

صوفی نذیر احمد صاحب کاشمیری اپنے ایک مضمون میں تحریر فرماتے ہیں۔

"اخلاقی و روحانی حدود کی پابندی جب تک "رضاکارانہ" کی صفت سے متصف نہ ہو بلکہ محض جبر و اکراہ سے ہو ہرگز مذہبی زندگی نہیں کہلا سکتی نہ وہ پابندی کرنیوالے کو فلاح ابدی کا مستحق بنا سکتی ہے ..... اصل بات یہ ہے کہ جبر سے جو کام کیا جائے۔ اس کی ساری حقیقت ایک میکینکل غیر شعوریت ہے اس سے کسی صورت انسان کی اخلاقی و روحانی شخصیت کی تعمیر نہیں ہوتی۔ حالانکہ فلاح ابدی کی حقیقی مستحق یہی اخلاقی و روحانی شخصیت ہوتی ہے۔ آپ نمازیوں کی ایک فوج کو جبر کی قوت سے نماز روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ قسم کے اہم فرائض و واجبات اخلاقی و روحانی کی نقالی کرنے پر عادی کر دیں۔ پھر بھی نہ صدیقین و شہدا و صالحین کا گروہ نہیں کہلا سکتے۔ نہ فلاح ابدی کے کوچہ میں باریاب ہو سکتے ہیں... لہٰذا دینی زندگی صرف رضاکارانہ طور پر فرائض و واجبات اخلاقی و روحانی کی پابندی کا نام ہے۔"

(روزنامہ وقت ۲۹ مارچ)

صوفی صاحب جیسے وجود غنیمت ہیں جو اسلام میں جبر و اکراہ کو کسی صورت میں بھی جائز نہیں سمجھتے۔ ورنہ ہمارے ہاں تو اب ایسے لوگوں کی کمی نہیں ہے۔ جو ایک ہی سانس میں پہلے تو یہ کہتے ہیں کہ

"اسلام دنیا کا سب سے پہلا مذہب ہے جس نے واضح الفاظ میں اعلان کیا ہے کہ دین کے معاملہ میں کسی پر جبر و اکراہ نہیں کیا جا سکتا۔"

اور پھر یہ کہہ کر اپنے کہے پر خود ہی پانی پھیر دیتے ہیں کہ۔

"اسلام کا اصول یہ بھی ہے کہ جو شخص ایک دفعہ اسلام قبول کر لیتا ہے۔ اسے اس امر کی اجازت نہیں دی جا سکتی کہ وہ اسلام کو سرے ہی سے چھوڑ کر کوئی دوسرا دین اختیار کرے.....۔"

(ڈیلی بزنس ۱۳ مارچ)

جہاد کے معنے

مولانا ابوالکلام آزاد کے ایک بیان کا خلاصہ مولانا غلام رسول مہر کی زبان سے سنئے

"جہاد کے معنی ہیں دفع اعداء میں اپنی جان و مال سے کمال درجہ سعی و محنت کرنا۔ کیا دنیا میں کوئی قوم کوئی ملک کوئی جماعت کوئی قبیلہ کوئی گھر کوئی وجود جہاد کے بغیر زندہ رہ سکتا ہے؟ جس چیز کو ہزاروں ناموں اور لفظوں سے بولا جاتا ہے۔ اس کو اسلام نے ایک جامع لفظ جہاد سے تعبیر کیا ہے۔"

(ہفت روزہ چٹان ۱۸ مارچ)

جو اصحاب تلوار ہی کے جہاد کو جہاد تصور کرتے ہیں۔ اور اس بنا پر جماعت احمدیہ پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ وہ جہاد کی قائل نہیں وہ اس حوالہ پر غور کریں۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

دارالافتاء ربوہ

96

چند سوال اور ان کے جواب

از مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب ناظم دارالافتاء

سوال۔ زید اور بکر آپس میں کوئی رشتہ نہیں رکھتے لیکن ان دونوں نے ایک عورت کا دودھ پیا ہے۔ کیا یہ دونوں آپس میں رضاعی بھائی ہوں گے۔ اور کیا زید کی لڑکی کے ساتھ بکر کا نکاح ہو سکے گا؟

جواب۔ اصول یہ ہے کہ جن نسبتی رشتوں کا آپس میں نکاح نہیں ہو سکتا۔ اس کے رضاعی رشتوں کا بھی آپس میں نکاح نہیں ہو سکے گا حدیث کے الفاظ یہ ہیں

یحرم بالرضاع ما یحرم من النسب (بخاری)

اس اصول کے مطابق جس طرح ایک سگا بھائی اپنی سگی بھتیجی سے نکاح نہیں کر سکتا۔ اسی طرح ایک رضاعی بھائی اپنی بھتیجی سے نکاح نہیں کر سکے گا۔ فقہ کی مشہور کتاب ھدایہ میں ہے۔

کل صبیین اجتمعا علی ثدی امرأۃ واحدۃ لم یجز لاحدھما ان یتزوج بالاخری ھذا ھو الاصل لان امھما واحدۃ فھما اخ واخت (ھدایہ ۳۲۲/۱)

یعنی اگر ایک لڑکی اور لڑکا کسی عورت کا دودھ پئیں تو وہ آپس میں ایک دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ان کی رضاعی ماں ایک ہے۔ اور اسی طرح وہ دونوں رضاعی بہن بھائی ہیں۔

سوال۔ عورت کو جو جہیز ملتا ہے اس کے فوت ہونے پر وہ کس کا حق ہے خاوند کا یا عورت کے ماں باپ کا؟

جواب۔ شادی کے موقعہ پر جو جہیز بصورت پارچات و زیورات وغیرہ لڑکی کو دیا جاتا ہے۔ خواہ خاوند نے دیا یا باپ نے لڑکی کی ملکیت ہوتا ہے۔ اور اس کے فوت ہونے پر یہ سب ترکہ حسب حکم شریعت اس کے وارثوں میں تقسیم ہوگا۔ اگر متوفیہ کی کوئی اولاد نہیں تو خاوند کو کل ترکہ کا ½۔ ماں کو باقی کا ⅓ اور باقی باپ کو ملے گا۔ مثلاً صورت مذکورہ میں ترکہ کے کل چھ حصے ہوں گے۔ تین حصے خاوند کو دو باپ کو اور ایک ماں کو ملے گا۔

سوال۔ لڑکے کی عمر چار سال ہے اور باپ اسے اس کی ماں سے چھیننا چاہتا ہے۔ کیا باپ اس کا حقدار ہے؟

جواب۔ بچہ کی ماں کو نو سال تک حق حضانت حاصل ہے۔ یعنی وہ اپنی نگرانی اور اپنی تحویل میں بچہ کی پرورش اور تربیت کر سکتی ہے۔ اس عرصہ کا خرچ باپ کے ذمہ ہوگا۔ اور اگر باپ اس عرصہ کا خرچ دینے کے لئے تیار نہ ہو۔ تو نو سال کے بعد بھی وہ بچہ کو اپنی تحویل میں لینے کا بجائے خود حقدار نہ ہوگا۔ بلکہ قاضی سے اس کا فیصلہ حاصل کرنا ہوگا۔ جو حالات کے مطابق مناسب فیصلہ دے گا۔

سوال۔ کیا ایسی خالہ زاد بہن جو اس کے والد کے چچا کی لڑکی بھی ہو نکاح جائز ہے۔

جواب۔ جائز ہے کیونکہ ممانعت کی کوئی وجہ موجود نہیں۔ یہ لڑکی ایک طرف اس کی خالہ کی لڑکی ہے۔ اور انسان اپنی خالہ کی لڑکی سے شادی کر سکتا ہے۔ دوسری طرف وہ اس کے والد کے چچا کی لڑکی ہے۔ اس لحاظ سے وہ اس کے والد کی چچازاد بہن اور اس کی ایک رنگ میں پھوپھی ہے لیکن سگی پھوپھی نہیں۔ اس لئے اس پہلو سے بھی شادی ممنوع نہیں۔ ہاں اگر وہ اس کے باپ کی سگی بہن ہوتی تو پھر شادی جائز نہ تھی کیونکہ اس صورت میں وہ اس کی سگی پھوپھی ہوتی اور سگی پھوپھی سے شادی جائز نہیں۔

سوال۔ گڈری میں کسی کا مفلر گرا ہوا ملا ہے اسے کیا کیا جائے۔

جواب۔ جو مفلر یا کوئی کسی کا پڑا ہوا ملا ہے جبکہ اس کے مالک کا پتہ نہیں لگ سکتا۔ وہ آپ کسی غریب مستحق کو دے سکتے ہیں۔ اور یہ بھی جائز ہے کہ اسے بیچ کر اس کی قیمت خیرات کر دی جائے یا مرکز کی مد صدقات میں بھجوا دی جائے۔

سوال۔ تقسیم وراثت کے متعلق شرعی قانون کے نفاذ سے پہلے اگر جائداد مطابق رواج تقسیم ہو چکی ہو۔ اور لڑکیوں کو ان کے حق کے مطابق حصہ نہ دیا گیا ہو۔ تو کیا اب لڑکیاں اپنے حصہ کا مطالبہ کر سکتی ہیں۔

جواب۔ شریعت نے جس کو جو حق دیا ہے وہ قائم رہتا ہے۔ اور کبھی ختم نہیں ہوتا۔ اس لئے بھائیوں کا اخلاقی فرض تو بہرحال ہے کہ وہ اپنی بہنوں کو ان کے حق کے مطابق حصہ دیں۔ تاہم تقسیم سے متعلق متعدد پیچیدگیوں کی وجہ سے نافذ شدہ قانون محروم الارث عورتوں کی کوئی مدد کرنے سے قاصر ہے۔ کیونکہ یہ صرف اپنے نفاذ کے بعد کی تقسیم کے لئے مؤثر ہے۔

اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا

تقریر "حقیقت نبوت" پر مصری صاحب کا تبصرہ اور ہمارا جواب

جناب قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری

(۲۱)

مَیں نے اپنی تقریر "حقیقت نبوت" میں نبوۃ مطلقہ کے غیر منقطع ہونے پر صحیح بخاری کی معروف حدیث لم یبق من النبوۃ الا المبشرات کو بھی پیش کیا تھا کہ نبوۃ میں سے صرف المبشرات باقی ہیں جو نبوۃ مطلقہ ہی ہیں۔

جناب مصری صاحب اپنے مضمون کی دسویں قسط مطبوعہ پیغام صلح ۳۰ جنوری ۱۹۶۳ء کے صفحہ ۷ کالم ۲ پر میری تقریر حقیقت نبوت سے میرے استدلال کو یوں نقل کرتے ہیں:-

خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں لم یبق من النبوۃ الا المبشرات یعنی نبوت میں سے المبشرات کے سوا کچھ باقی نہ رہا۔ پس المبشرات کو خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نبوت میں سے قرار دیا ہے جس کا امت کو ملنے کا وعدہ ہے پس المبشرات یعنی اخبار غیبیہ ہی نبوت کا وہ حصہ ہیں جو قیامت تک کے لئے باقی ہے اور پیشگوئیوں کی کثرت یعنی اظہار علی الغیب کا مرتبہ ہی حضرت مسیح موعود کے نزدیک وہ امر ہے جس کے رو سے انبیاء علیہم السلام نبی کہلاتے رہے۔ پس المبشرات یا اظہار علی الغیب کا مرتبہ ہی نبوت کی حقیقت ذاتیہ ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کی ترکیب لم یبق من المال الا الفضۃ کہ مال میں سے چاندی کے سوا کچھ باقی نہیں رہا کی طرح ہے یا لم یبق من الطعام الا الخبز کی طرح ہے کہ کھانے میں سے کچھ باقی نہیں رہا سوائے روٹی کے اور یہ ظاہر ہے کہ چاندی مال ہی کی ایک قسم ہے اور روٹی طعام ہی کی ایک قسم ہے اسی طرح لم یبق من النبوۃ الا المبشرات میں المبشرات کا مومن کو ملنا نبوت کی ہی ایک قسم ہے۔ پس المبشرات یا اظہار علی الغیب کا مرتبہ جو رسول کو ملتا ہے یہی نبوت کی حقیقت ذاتیہ ہے۔ جب خدا تعالےٰ کسی کو نبی اور رسول کہے تو پھر اسے کثرت سے امور غیبیہ پر اطلاع دیتا ہے۔" (تقریر حقیقت نبوت صفحہ ۴۲ و ۴۳)

میرا یہ بیان نقل کرنے کے بعد جناب مصری صاحب اس پر تنقید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"قاضی صاحب کے نزدیک المبشرات یعنی اخبار غیبیہ ابتدائے اسلام سے لے کر قیامت تک امت کے کاملین کو ملتے رہیں گے جس کے معنی دوسرے لفظوں میں یہ ہوئے کہ اس وقت تک امت میں ہزاروں نبی کامل پیدا ہو چکے ہیں کیونکہ قاضی صاحب المبشرات یعنی اخبار غیبیہ پانے والے کو کامل نبی قرار دیتے ہیں لیکن حقیقت اس کے خلاف ہے کیونکہ قاضی صاحب صرف حضرت مرزا صاحب (مسیح موعود) کو ہی کامل نبی مانتے ہیں ان کا عقیدہ یہی ہے کہ امت میں ابتدائے اسلام سے لے کر اس وقت تک صرف ایک ہی کامل نبی پیدا ہوا ہے اور وہ خود حضرت مسیح موعود کی ہی ذات ہے باقی ۱۳۰۰ برس میں امت میں مقام نبوت حاصل کرنے والا کوئی شخص پیدا ہی نہیں ہوا۔"

(پیغام صلح محولہ بالا صفحہ ۷ کالم ۲)

جناب مصری صاحب کی اس تنقید کے متعلق عرض ہے کہ خود آنجناب مصری صاحب کا عقیدہ یہ ہے کہ امت محمدیہ میں ظلی نبوت کے وصف کو انتہائی کمال پر صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پایا ہے اسی وجہ سے تمام امت میں سے اس وقت تک ظلی نبی کا نام صرف مسیح موعود علیہ السلام کو ہی دیا گیا ہے۔ ۱۳۰۰ سال کے باقی تمام بزرگان ملت میں گو ظلی نبوت پائی گئی مگر ان میں علی وجہ الکمال یہ وصف نہ پایا جانے کی وجہ سے انہیں ظلی نبی کا نام نہیں دیا گیا۔ اب مصری صاحب موصوف خود غور فرمالیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تو نبوت میں سے صرف المبشرات کو باقی قرار دیا ہے۔ اسے آپ خواہ حصہ نبوت کہیں خواہ قسم نبوت بہرحال یہ ظلی نبوت ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک جاری ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ۱۳۰۰ سال کے پہلے بزرگوں میں آپ ظلی نبوت کاملہ اور ناقصہ کا فرق خود مان چکے ہیں۔ پس مَیں اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کامل نبی سمجھتا ہوں تو میری مراد اس سے کامل ظلی نبی ہی ہے نہ کہ کامل مستقل نبی یا کامل تشریعی نبی۔ اصل اختلاف تو میرے اور آپ کے درمیان یہ ہے کہ نبوۃ مطلقہ کیا شئی ہے۔ آپ کے نزدیک نبوۃ مطلقہ کے ساتھ شریعت کا ہونا ضروری ہے۔ میرے نزدیک اظہار علی الغیب کا مرتبہ نبوۃ مطلقہ ہے جسے حدیث لم یبق من النبوۃ الا المبشرات میں باقی قرار دیا گیا ہے آپ اس حدیث کے رو سے اس مرتبہ کے باقی ہونے سے انکار نہیں کر سکتے کیونکہ اسی مرتبہ کے کامل طور پر پانے کی وجہ سے مسیح موعود علیہ السلام کو آپ کے الہام اور حدیث نبوی میں نبی کا نام دیا گیا ہے اور دوسرے کاملین امت کو تیرہ سو سال میں یہ نام اس وصف کے کامل طور پر نہ پانے کی وجہ سے نہیں دیا گیا۔

پس جناب مصری صاحب! گو آپ اس مرتبہ کا نام تشریعی نبوت کے بالمقابل نبوۃ جزئیہ ہی رکھیں مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ صرف اتنا مان لیں کہ یہ جزئی نبی نبوت مطلقہ کا حامل ہو سکتا ہے۔ کیونکہ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے:-

ما کان لبشرٍ ان یؤتیہ
اللہ الکتاب والحکم
والنبوۃ۔
(آل عمران ع ۸)

یعنی بشر کو اللہ تعالےٰ "الکتاب" بھی دیتا ہے اور "الحکم" بھی دیتا ہے اور "النبوۃ" بھی دیتا ہے۔ اس آیت کی رو سے "النبوۃ"، "الکتاب" اور "الحکم" سے ایک الگ شیئ ہوئی۔ یہی "النبوۃ" وہ المبشرات ہیں جنہیں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نبوت میں سے باقی قرار دیا ہے۔ جب یہ "المبشرات" امتی کو علی وجہ الکمال ملیں تو ان کا حامل کامل ظلی نبی ہوگا اور جب یہ المبشرات کسی کو براہ راست ملیں تو وہ مستقل نبی کہلاتا ہے۔ امتی کو المبشرات کا کامل طور پر ملنا ہی کامل ظلی نبوت ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ المبشرات ہی "النبوۃ" یعنی نبوت مطلقہ ہیں جو مستقل نبی کو غیر امتی کی قید کے ساتھ مقید ہو کر ملتے ہیں اور ظلی نبی کو امتی کی قید کے ساتھ مقید ہو کر ملتے ہیں پس ظلی نبوت، النبوۃ یعنی نبوت مطلقہ کی ایک الگ قسم ہے اور خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اُسے نبوت کی ایک قسم قرار دیا ہے۔ جو اس حدیث کے منشاء کے عین مطابق ہے۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں:-

"مگر ایک قسم کی نبوت ختم نہیں یعنی وہ نبوت جو اس کی (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی) کامل پیروی سے ملتی ہے اور جو اس کے چراغ سے نور لیتی ہے وہ ختم نہیں کیونکہ وہ محمدی نبوت ہے یعنی اس کا ظل ہے اور اسی کے ذریعے سے ہے اور اسی کا مظہر ہے اور اسی سے فیض یاب ہے۔"

(چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۴)

یہ قسمِ نبوت جو ظلی نبوت ہے المبشرات کے کامل طور پر پانے سے ہی ملتی ہے۔ جو شخص امت میں سے مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ تامہ کاملہ کا حصہ پائے وہی المبشرات کا کامل طور پر پانے والا ہوتا ہے اور کامل ظلی نبی کا مرتبہ پاتا ہے۔ وہی امت میں سے نبی کہلانے کا مستحق ہوتا ہے۔ المبشرات کا کامل حصہ نہ پانے والا امتی گو جزوی طور پر ظلی نبوت سے حصہ پاتا ہے مگر وہ نبی کہلانے کا مستحق نہیں ہوتا۔ یہ امر جناب مصری صاحب کو بھی مسلم ہے۔

مصری صاحب کا ایک سوال

جناب مصری صاحب نے میرے المبشرات کو جو امتی کو ملیں ایک قسم کی نبوت قرار دینے پر مجھ سے ایک سوال کیا ہے جو ان کے الفاظ میں یوں ہے:-

"اس پر میرا سوال یہ ہے کہ الفاظ من النبوۃ میں کونسی نبوت مراد ہے آپ نے نبوت کی تعریف تو المبشرات سے ہی کی ہے جبکہ آپ کے نزدیک نبوت سے مراد مبشرات ہی ہوتی ہیں اور یہ دونوں لفظ ایک دوسرے کے مترادف ہیں تو کیا یہ جملہ کہ مبشرات میں سے سوائے مبشرات کے کچھ باقی نہیں یا مبشرات مبشرات کی قسم ہے بے معنی نہیں ہوگا؟"

قوموں کی اصلاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ فرماتے ہیں کہ:-

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی" الفضل کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی نوجوانوں کی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے نوجوانوں کو اسکے مطالعہ کی عادت ڈالئے اور قوموں کی اصلاح کا سامان کیجئے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

الجواب

جناب مصری صاحب کے اس سوال کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ میرے کلام کا مطلب ان کے نزدیک یہ ہے کہ مبشرات میں سے سوائے مبشرات کے کچھ باقی نہیں رہا۔ گویا تقسیم الشیئ الی نفسہٖ لازم آتی ہے جو محال ہے۔ ایسے سوالات وہ منطقی طالب علم کیا کرتے ہیں جو استاد کی باتوں پر پوری توجہ نہیں دیتے۔ جناب مصری صاحب نے بھی میرے خیال کو پوری طرح نہیں سمجھا اور بلا غور و فکر یہ سوال کر دیا ہے۔

جناب مصری صاحب پر واضح ہو حدیث ہٰذا کی تشریح میرے نزدیک یہ ہے کہ:-

"ای لم یبق من انواع النبوۃ الا نوع واحد وھی المبشرات"

کہ نبوت کی انواع میں سے صرف ایک نوع باقی ہے اور وہ المبشرات ہے اب آپ بتائیں کیا اس پر آپ کا یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ "مبشرات میں سے سوائے مبشرات کے کچھ باقی نہیں رہا"۔ جبکہ یہ المبشرات جو ایک نوع نبوت ہیں وہ المبشرات ہیں جو امتی کو بواسطہ اتباع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مل سکتے ہیں اس طرح تو یہ نوع نبوت امتی یا ظلی کی قید سے مقید ہے اور المبشرات امتی یا غیر امتی کی قید کے بغیر میرے نزدیک نبوت مطلقہ ہیں لم یبق کے الفاظ سے شریعت والی نبوت اور مستقلہ نبوت منقطع قرار دے دی گئی ہے اور امتی کی نبوت یعنی ظلی نبوت باقی قرار دی گئی ہے۔

جناب مولوی محمد علی صاحب مرحوم نے اس حدیث النبوۃ سے مراد جنس نبوت لی ہے اور مراد جنس نبوت سے مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ لیا ہے جس کی ایک نوع مبشرات والی نبوت قرار دی ہے (ملاحظہ ہو النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۱۹۸) اور یہ نوع نبوت انہوں نے امتی کے لئے قرار دی ہے۔ گو اسے محدثیت تک محدود قرار دیا ہے مگر ان کی تشریح پر بھی یہ سوال پیدا نہیں ہوتا کہ مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ میں سے کچھ باقی نہیں سوائے مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ کے کیونکہ النبوۃ سے مراد ان کی مطلق مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ ہے اور اس کی نوع المبشرات سے وہ مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ مراد ہے جو امتی کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے ذریعہ ملتا ہے۔ پس النبوۃ سے حدیث نبوی میں نبوت مطلقہ مراد لی جائے جو جنس نبوت ہے تو تب بھی مصری صاحب کا یہ سوال پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ مستثنےٰ المبشرات کی نوع نبوت امتی کی قید سے مقید ہے۔ اس طرح مطلق مبشرات کے جنس نبوت ہونے کی وجہ سے تقسیم الشیئ الی نفسہٖ لازم نہیں آتی۔

اس کی تشریح کے مطابق اس فقرہ کی بناوٹ ایسے ہی ہے جیسے کہیں لم یبق عندی من الحیوانات الا الفرس کہ حیوان میں سے میرے پاس کچھ باقی نہیں رہا مگر ایک گھوڑا۔ اب اس کے یہ معنی بھی ہوں گے حیوان ایک جنس ہے اس کی نوع گھوڑا میرے پاس باقی رہ گیا ہے اور یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ حیوان کی انواع میں سے کوئی نوع میرے پاس باقی نہیں رہی سوائے ایک گھوڑے کی نوع کے۔ اب گھوڑا بھی حیوان ہے۔ لیکن چونکہ وہ حیوان مطلق نہیں بلکہ حیوان مقید ہے۔ اس لئے اس جگہ تقسیم الشیئ الی نفسہٖ کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ یعنی یہ اعتراض پیدا نہیں ہوتا کہ ایک چیز اپنی ہی قسم بن رہی ہے۔ یہی حال جنس نبوت یعنی نبوۃ مطلقہ کی تقسیم کا ہے المبشرات کاملہ علی الاطلاق نبوۃ مطلقہ ہیں۔ اور مقید بقید شریعت جدیدہ تشریعی نبوت اور مقید بقید برادراست نبوۃ غیر تشریعی مستقلہ نبوت اور مقید بقید آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا امتی ظلی نبوت ہے

مصری صاحب کی منطق

مصری صاحب مجھے مخاطب کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"آپ نے نبوت عامہ یا مطلقہ کے متعلق یہ لکھا ہے لیست النبوۃ بامر زائد علی الاخبار الالٰھی اور اسی کو آپ نے نبوت کی حقیقت ذاتیہ قرار دیا ہے شریعت اور مستقل ہونے کو آپ نے زوائد تو کیا جب کسی چیز کی تقسیم حقیقت ذاتیہ کے لحاظ سے کی جائے تو کیا اس میں زوائد کو بھی مدنظر رکھا جائے گا۔ مثلاً انسانوں میں بعض عالم بھی ہوتے ہیں اور بعض جاہل بھی لیکن انسان کی حقیقت ذاتیہ کے اعتبار سے تو تمام انسانوں کی ایک ہی قسم ہو گی۔ اس حیثیت سے وہ مختلف قسموں میں نہیں بٹ سکتے اسی طرح نبوت کو اس کی حقیقت ذاتیہ کو مدنظر رکھتے ہوئے مختلف قسموں میں تقسیم نہیں کیا جا سکتا۔ فتدبر یا اخی ولا تکن من الغافلین

الجواب

فاضل مصری صاحب پر واضح ہو کہ میں نے نبوت ذاتیہ یعنی نبوت مطلقہ کی تقسیم تین اقسام میں کرنے میں کسی غفلت سے کام نہیں لیا بلکہ خدا کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق کے ماتحت اس میں پورے غور و فکر اور تدبر سے کام لیا ہے۔ آپ کو نہ معلوم انسان کی مثال سے کیوں دھوکا لگا ہے حالانکہ انسان جو حیوان کی ایک نوع ہے اس کی تقسیم بھی اصناف میں الگ الگ خصوصیتوں کے ساتھ لگنے سے ہو جاتی ہے۔ مثلاً انسان کی تقسیم عالم۔ جاہل مغل سید۔ پٹھان۔ شامی۔ مصری وغیرہ میں ہوتی ہے۔ یہ سب انسان کی اقسام بطور اصناف ہیں اور ذاتی لحاظ سے یہ سب انسان ہی ہیں اور ایک ہی نوع ہیں لہٰذا اگر نبوت کو انسان کی طرح ایک نوع قرار دیا جائے تو پھر اس کی تقسیم الگ الگ خصوصیتوں کے نبوت ذاتیہ کے ساتھ لاحق ہونے پر بالضرور نبوت کی تین اصناف وجود میں آ جائیں گی۔ اوّل نبوت تشریعی۔ دوم نبوت غیر تشریعی مستقلہ سوم ظلی نبوت کاملہ۔ اس صورت میں نبوت جو ایک ہی نوع قرار دی گئی ہے اس کی جنس قریب ولایت ہو گی۔ لیکن نبوت مطلقہ کی ایک تقسیم اس طرح بھی ہو سکتی ہے کہ نبوت مطلقہ کو نوع نہیں۔ بلکہ جیسے مولوی محمد علی صاحب مرحوم نے ایک جنس قرار دیا ہے جنس سمجھا جائے (النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۱۸۹) اور اس جنس کے ساتھ الگ الگ قیود لاحق ہونے سے اس کی تین انواع میں تقسیم کی جائے۔ جنس چونکہ اطلاق کے مرتبہ پر ہوتی ہے۔ اس لئے نبوت کی حقیقت ذاتیہ جنسیہ نبوت مطلقہ کہلائے گی۔ اور اس کے ساتھ تشریعی یا غیر تشریعی مستقلہ یا ظلی کی الگ الگ قیود لاحق ہونے سے نبوت مطلقہ کی تین انواع تشریعی نبوت۔ مستقلہ نبوت اور ظلی نبوت بن جائیں گی۔ ان میں ہر ایک قید نبوت مطلقہ کے بالمقابل تو ایک عرضی حقیقت ہو گی لیکن ہر نوع کے لئے یہ قید بطور فصل کے اس نوع کے لئے امر ذاتی ہو گی جیسے حیوان ایک جنس ہے جو اطلاق کے مرتبہ پر ہے اس کی دو نوعیں مثلاً انسان اور فرس (گھوڑا) علی الترتیب حیوان کے ساتھ ناطق یا صاہل کی قید لگنے سے وجود میں آئیں گی یہ ناطق اور صاہل حیوان مطلق کے بالمقابل عرض ہیں کیونکہ حیوان مطلق کے ساتھ کبھی ناطق کی فصل لاحق ہو گی اور کبھی صاہل کی لیکن انسان کی نوع کے اعتبار سے ناطق ہونا بطور فصل انسان کے لئے امر ذاتی ہو گا اور حیوان کے ساتھ صاہل کا لاحق ہونا فرس کی نوع کے اعتبار سے فرس کے لئے امر ذاتی ہو گا تقسیم نبوت کی یہ دونوں صورتیں نبوت کی منطقی تقسیم کی ہیں۔ مصری صاحب جونسی تقسیم پسند کریں اسے اختیار کر سکتے ہیں۔ مصری صاحب پر یہ واضح رہے کہ حقیقت جنسیہ مطلقہ کا وجود خارج میں ہمیشہ کسی قید کے ساتھ مقید ہو کر ہی پایا جاتا ہے۔ اور یہ بلا قید صرف ذہنی وجود ہی رکھتی ہے نہ کہ خارجی۔ جیسے حیوان کی حقیقت جنسیہ کا تصور یہ ہے کہ وہ حساس اور متحرک بالارادہ ہو۔ اب یہ تصور خارج میں کسی نوع کے ساتھ ہی پایا جائے گا۔ نوع سے الگ نہیں پایا جائے گا۔ اور نوع الگ صرف متصور ہو گا اور ذہنی وجود رکھے گا یہی حال جنسی نبوت کا ہے۔

فتدبر یا اخی ولا تکن
من الغافلین

(باقی)

نقد و نظر

"ادب و اخلاق"

فردوس رحمانی کی یہ اپنی ہی کتابوں کے اقتباسات پر مشتمل کتاب 'انجمن اشاعت اردو و ادب' نے عمدہ کتابت اچھے کاغذ پر دیدہ زیب کور کے ساتھ شائع کی ہے جو دو سو درمیانی تقطیع کے صفحات پر مشتمل ہے۔ نقوش پریس لاہور میں چھپی ہے۔ قیمت دو روپیہ پچیس پیسے ہے جو نفس موضوع اور گٹ اپ کے لحاظ سے زیادہ نہیں ہے۔

کتاب کے تین حصے ہیں حصہ اوّل میں مختلف چھوٹے چھوٹے اخلاقی مضامین ہیں۔ مثلاً جہالت۔ علم۔ محنت۔ صحت وغیرہ یہ حصہ بھی تمام کتاب کی طرح دلچسپ زبان میں تحریر کیا گیا ہے جو مشاہیر مغرب و مشرق کے اقوال سے مزین ہے۔ دوسرا حصہ میں کرکٹ کی تاریخ اور اس کھیل کی زندگی کے کھیل سے مشابہت بیان کر کے نوجوانوں کو زندگی کے کھیل میں حصہ لینے کے ڈھنگ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ تیسرا حصہ میں جو نگارشات کے زیر عنوان لکھا گیا ہے ایک طالبہ کے نام محبت نامے تحریر کئے گئے ہیں جن کی غرض اخلاقی اور روحانی پہلوؤں کو اجاگر کرنا ہے بحیثیت مجموعی نوجوانوں میں اخلاقی رجحانات ابھارنے کے لئے یہ ایک نہایت عمدہ اور سبق آموز کتاب ہے اور اردو میں شاید اس قسم کی پہلی کوشش ہونے کی وجہ سے اور بھی قابل تعریف ہے۔ ہر طالب علم کو اسے پڑھنا چاہئے جو دلچسپ ہونے کے ساتھ ساتھ ان کے اخلاق سدھارے اور انہیں زندگی گزارنے میں ممد و معاون ثابت ہو سکتی ہے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

اعلان برائے ناصرات الاحمدیہ

ناصرات الاحمدیہ کے امتحان کے لئے ۱۹ مئی تاریخ رکھی گئی تھی۔ مگر یہی تاریخ لجنہ اماء اللہ کے امتحان کی ہے لہذا اب ناصرات کا امتحان ۲۶ مئی کو ہوگا ان شاء اللہ یہ امتحان ہر احمدی بچی کے لئے ضروری ہے لجنات سے درخواست ہے کہ وہ بچیوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں امتحان کے لئے تیار کریں۔ اور مرکز میں ۵ مئی تک امتحان میں شامل ہونے والی لڑکیوں کی تعداد کی اطلاع دیں تاکہ مطلوبہ تعداد میں پرچے بھجوائے جا سکیں نصاب مندرجہ ذیل ہے۔

چھوٹا گروپ:۔ رسالہ دینی معلومات مصنفہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم

بڑا گروپ:۔ دینی معلومات، قرآن مجید کے پہلے پارے کے پہلے ربع کا ترجمہ۔ چہل حدیث

رسالہ دینی معلومات دفتر لجنہ اماء اللہ ربوہ سے مل سکتا ہے۔ سالانہ اجتماع کے موقع پر ہر گروپ میں اول دوم اور سوم آنے والی بچیوں کو انعامات دئے جائیں گے۔

اکتوبر سے مارچ تک کے کام کی رفتار کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ چند شہروں کے علاوہ باقی جگہوں سے ناصرات الاحمدیہ کے کام کی کوئی رپورٹ موصول نہیں ہوئی۔ اسی طرح چندہ کی طرف بھی توجہ نہیں دی گئی لجنات سے التماس ہے کہ وہ کام کی طرف باقاعدگی سے توجہ دیں۔ اجلاس کروائیں اور مفصل رپورٹ بھجوایا کریں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ ربوہ)

مکرم ناظر صاحب بیت المال کی ضلع جہلم میں تشریف آوری

مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ ۱۱ اپریل بروز اتوار ۱۱ بجے صبح مولانا عبدالمغنی صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع جہلم کی معیت میں چکوال تشریف لائے۔ آپ کے ہمراہ مکرم مولوی قمرالدین صاحب مولوی فاضل بھی تشریف لائے۔

۱۱ بجے صبح زیر صدارت جناب امیر صاحب ضلع جلسہ شروع ہوا۔ مکرم مولوی قمرالدین صاحب نے تربیتی امور پر مشتمل تقریر فرمائی۔ آپ کے بعد میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال نے "اپنے عہد کا پاس" کے موضوع پر ایک گھنٹہ تک خطاب فرمایا۔ نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد دوسرے اجلاس میں محترم ناظر صاحب بیت المال نے تمام جماعتوں کا مالی جائزہ لیا اور ضروری ہدایات دیں۔ دعا کے بعد ۳ بجے یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

اگلے روز یہ وفد دوالمیال پہنچا۔ ۲½ بجے بعد نماز عصر مسجد احمدیہ دوالمیال میں زیر صدارت جناب امیر صاحب ضلع اجلاس ہوا تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم مولوی قمرالدین صاحب مولوی فاضل نے تربیتی اور اصلاحی رنگ میں ایک گھنٹہ تقریر فرمائی۔ بعدہٗ مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال نے ایک گھنٹہ احباب جماعت کو خطاب فرمایا۔ آپ نے بتایا کہ ہماری اصل غرض چندہ لینا نہیں بلکہ تزکیہ نفس ہے۔

جناب ناظر صاحب بیت المال کا یہ دورہ نہایت کامیاب رہا اور احباب جماعت میں بڑی بیداری پیدا ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ضلع کی تمام جماعتوں کو مستعدی سے کام کرنے کی توفیق دے اور اپنے عہد کو پورا کرنے کی توفیق دے۔

ان ہر دو جماعتوں کے انصار۔ خدام اور اطفال نے جملہ انتظامات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ آمین۔ (محمد افضل مربی سلسلہ احمدیہ مقیم چکوال ضلع جہلم)

جماعت احمدیہ لاہور کا قابل تقلید نمونہ

(از مکرم ناظر صاحب بیت المال ربوہ)

اللہ تعالیٰ نے سورۃ حج کی آخری آیت میں مومنوں کے فرائض میں سے ایک بات یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ ھو سمٰکم المسلمین من قبل وفی ھذا لیکون الرسول شھیدا علیکم وتکونوا شھداء علی الناس۔ ج

کہ اللہ تعالیٰ نے پہلی کتابوں میں بھی تمہارا نام اس لئے مسلم (یعنی فرمانبردار) رکھا ہے۔ تا رسول تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری کا نمونہ بنے اور تم لوگوں کے لئے اللہ اور رسول کی اطاعت اور فرمانبرداری کا نمونہ بنو۔ اور اپنے عمل سے اپنے ایمان کی شہادت مہیا کرتے رہا کرو۔

اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے جماعت ہائے احمدیہ کو یہ توفیق عطا فرمائی ہے۔ کہ وہ مختلف رنگوں میں لگاتار یہ شہادت پیش کر رہی ہیں۔ کہ انہیں درحقیقت اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے۔ اور ان کے اعمال امام وقت کی اطاعت کے صحیح طور پر آئینہ دار ہیں۔

سنہ ۱۹۵۵ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا تھا۔ کہ اب تحریک جدید اور صدر انجمن احمدیہ کی آمدنیاں پچیس پچیس (۲۵) لاکھ روپیہ تک پہنچ جانی چاہیئے۔ چنانچہ اسی وقت سے مقامی جماعتوں نے اس غرض کے لئے والہانہ جدوجہد شروع کر دی۔ اور اس سات سال کے عرصہ میں صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندوں کی وصولی نو لاکھ روپے سے بڑھکر سترہ لاکھ روپے کے قریب پہنچ گئی ہے۔ اور امید ہے۔ کہ ان شاء اللہ تعالیٰ ہم مستقبل قریب میں پچیس (۲۵) لاکھ کو پہنچ جائیں گے۔

اس غیر معمولی ایزادی میں کم و بیش تمام جماعتوں کا حصہ ہے۔ لیکن جماعت احمدیہ لاہور نے اس بارہ میں نہایت ہی شاندار نمونہ پیش کیا ہے۔ سنہ ۱۹۵۵-۵۶ء میں اس جماعت کے چندہ عام و حصہ آمد کی وصولی چوراسی ہزار روپے تھی۔ اور اس سال ان کی ان چندوں کی وصولی ایک لاکھ چوراسی ہزار روپے روپے سے بڑھ چکی ہے۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک

اور امید ہے کہ سال ختم ہونے سے پہلے یہ وصولی دو لاکھ روپے سے بھی اوپر چلی جائے گی نظارت بیت المال کے لئے یہ امر اسقدر خوشی اور امتنان کا موجب ہے۔ کہ خاکسار خود ۱۱ ماہ حال کو ذاتی طور پر اس جماعتوں کو ہدیہ تبریک پیش کرنے کے لئے لاہور گیا۔ اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں حاضر ہو کر اس جماعت کے لئے دعا کی درخواست کی۔ حضور نے خوشنودی کا اظہار فرمایا اور فرمایا جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار اس کارنامہ کے لئے جماعت احمدیہ لاہور کے تمام احباب کو اور خصوصاً عہدیداروں کو مبارکباد عرض کرتا ہے۔ اور التماس کرتا ہے کہ اس میدان میں اپنا قدم اور آگے بڑھائیں۔ کیونکہ خاکسار کے نزدیک اس بارہ میں مزید ترقی کی بہت زیادہ گنجائش موجود ہے۔ اور چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کو بھی اعلیٰ معیار پر پہنچانے کی ضرورت ہے یوں تو نسبتی لحاظ سے اس جماعت کے چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی میں چندہ عام و حصہ آمد کی وصولی سے بھی زیادہ ایزادی ہوئی ہے۔ لیکن ابھی چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کسی بلند معیار تک نہیں پہنچی۔

دوسری تمام جماعتوں سے بھی التماس ہے کہ چندوں کی وصولی میں جماعت احمدیہ لاہور کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں۔ اگر تمام جماعتیں اپنے چندوں کو اسی نسبت سے بڑھائیں جس نسبت سے جماعت احمدیہ لاہور نے اپنے چندوں کو بڑھایا ہے۔ تو صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندوں کی وصولی سترہ لاکھ کی بجائے بائیس لاکھ پہنچ چکی ہوتی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام جماعتوں کو اپنی رحمت میں دیوانہ وار قربانیوں کی توفیق عطا فرماتا رہے

ناظر بیت المال ربوہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ برادرم مرزا لطیف بیگ صاحب و مرزا لئیق احمد صاحب موٹر سائیکل کے حادثہ کی وجہ سے شدید زخمی ہو گئے ہیں تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحم سے ان کے زخموں کو جلد از جلد مندمل فرمائے اور مکمل صحت عطا فرمائے آمین۔

(مرزا حمید احمد دفتر امور عامہ ربوہ)

۲۔ میرے چچا مکرم چوہدری خلیل الرحمٰن خانصاحب سیگنیلر مخدوم پور پھوارہ کا بچہ بعارضہ بخار بیمار ہے بچہ کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے احباب سے درخواست دعا

مبارک احمد محلہ دارالصدر شرقی ربوہ

۳۔ مکرم محمد افضل شاہ صاحب بعارضہ درد گردہ سخت بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم شاہ صاحب کو جلد کامل صحت عطا فرمائے آمین۔ (شیخ عبدالرشید ظفر)

۴۔ مجھے ایک مقدمہ درپیش ہے مقدمہ کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (قدرت اللہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سمندری ضلع لائلپور)

۵۔ امۃ الرشید کی والدہ بیمار ہے احباب جماعت سے والدہ کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے

(محمد شفیع از کوئٹہ)

۶۔ مکرم سید محمد لطیف شاہ صاحب انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ۔ آجکل لاہور میں بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ گزشتہ سال بھی انہیں دل کا دورہ ہو گیا تھا قارئین کرام دعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ شاہ صاحب موصوف کو اپنے فضل و کرم سے شفائے کامل و عاجل دیکر صحت اور تندرستی کے ساتھ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

(سردار عبدالحق مبارک واقف زندگی)

۷۔ خاکسار کے بڑے بھائی محمد اسحاق صاحب کی کافی عرصہ سے صحت خراب ہے احباب جماعت اور درویشان قادیان انکی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے دعا فرماویں۔

(محمد صادق بلاک نمبر ۱۸ سرگودھا)

ممالک اپنے نظریات کو زبردستی دوسروں پر ٹھونسنے کی کوشش نہ کریں اور ان ملکوں کو بھی زندہ رہنے کا موقعہ دیں جن کے ہاں ان سے مختلف نظام حکومت قائم ہے۔

پاکستان اور بیرونی ممالک کی بعض اہم خبروں کا خلاصہ

• واشنگٹن۔ دفتر خارجہ امریکہ کے ایک اعلیٰ افسر نے اس امر کا اظہار کیا ہے کہ امریکہ اس بات کا سخت مخالف ہے کہ مشرق وسطیٰ کے کسی ملک کے پاس ایٹمی ہتھیار ہوں۔ امریکہ کے نائب وزیر خارجہ برائے امور مشرق بعید اور جنوبی ایشیا مسٹر فلپس ٹالبوٹ نے کہا کہ مشرق وسطیٰ میں اسلحہ کی دوڑ انتہائی خوفناک ہوگی۔ انہوں نے کہا امریکہ اس بات پر یقین نہیں رکھتا کہ اسرائیل اور متحدہ عرب جمہوریہ کے جیٹ طیارے بنانے اور میزائل تیار کرنے کے پروگرام سے کوئی خطرہ ختم ہو سکتا ہے انہوں نے بتایا امریکہ اسرائیل کو طیارہ شکن ہاک میزائل مہیا کر رہا ہے۔ لیکن یہ میزائل غیر ایٹمی ہیں۔ تاہم امریکہ کو اسلحہ کی دوڑ کے معاملہ پر متعلقہ ممالک سے بات چیت ہو چکی ہے مسٹر ٹالبوٹ نے بتایا کہ امریکہ اسباد سے بیں معلومات فراہم کر رہا ہے۔ اس مستقبل سے خاصی تشویش لاحق ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ اسرائیل نے امریکہ سے درخواست نہیں کی کہ وہ متحدہ عرب جمہوریہ میں کام کرنے والوں کے معاملہ میں جرمنی پر دباؤ ڈالے۔

• نیویارک۔ امریکی سینٹ کے ری پبلکن رکن کینتھ کیٹنگ نے تجویز پیش کی ہے کہ اسرائیل اور مشرق وسطیٰ کے درمیان کشیدگی ختم کرنے کے لئے متحدہ عرب جمہوریہ میں اسلحہ کی تیاری کے رجحان کو کسی نہ کسی طرح دبایا جائے انہوں نے کہا کہ جب تک امریکہ اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش نہیں کرتا اور اس سلسلہ میں کوئی قدم نہیں اٹھاتا مشرق وسطیٰ میں تخریبی سرگرمیاں جاری رہیں گی رجحان نئے جھگڑوں کے بیج بو سکتی ہیں۔ اس مقصد کے لئے امریکہ کو دباؤ ڈالنا چاہیئے کہ متحدہ عرب جمہوریہ سے جرمن سائنسدانوں کو واپس بلا لیا جائے۔

• ماسکو۔ نوآبادیاتی نظام کے خلاف ایک بین الاقوامی سیمینار میں حصہ لینے کے لئے روس کا ایک وفد الجزائر روانہ ہوگیا۔ جس کی قیادت عبدالرحمن رزاق کر رہے ہیں۔

• واشنگٹن۔ ملایا کے نائب وزیراعظم تنکو عبدالرزاق نے یہاں اخباری نمائندوں کو بتایا کہ وہ امریکہ میں امداد کی بھیک مانگنے نہیں آئے۔ بلکہ ان کا دورہ امریکہ کا مقصد یہ ہے کہ امریکی عوام کو ملایا کی موجودہ صورت حال سے آگاہ کیا جائے۔

• لندن۔ سعودی عرب میں بھی حکومت کے خلاف مظاہرے شروع ہوگئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ طلباء کے ایک گروہ کا قاہرہ سے رابطہ ہے اور اسے شاہ سعود کے خلاف بغاوت کی راہ ہموار کرنے کی ہدایت مل رہی ہے۔ شاہ سعود کے دوسرے مخالف گروپ کی قیادت خود سعودی عرب کے ایک شہزادے کر رہے ہیں۔ جو ترک وطن کرکے قاہرہ چلے گئے ہیں۔ اس گروپ کی طرف سے بیروت میں اشتہارات تقسیم کئے گئے ہیں جس میں سعودی عرب کے عوام کو حکومت کے خلاف بغاوت پر ابھارا گیا ہے۔

• جدہ۔ سعودی عرب کے وزیراعظم شہزادہ فیصل نے اعلان کیا ہے کہ سعودی عرب متحدہ عرب جمہوریہ میں شامل نہیں ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ عرب سوشلزم کے نظریہ کے حامل [illegible]

پاکستان کشمیریوں کی مرضی کے خلاف بھارت سے کوئی سمجھوتہ نہیں کریگا

وزارتی بات چیت کو مزید طول نہیں دیا جائیگا۔ وزیر خارجہ بھٹو کا اعلان

حیدرآباد ۲۷ اپریل۔ پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کہا کہ بھارت چین سے معمولی سرحدی تنازعہ کی آڑ میں مغربی ملکوں سے دھڑا دھڑ اسلحہ حاصل کر کے حالات خراب کر رہا ہے۔ آپ نے کہا کہ بھارت کو ہرگز یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ کشمیریوں کو جنگ کے دروازے پر لا کھڑا کرے۔ اس لئے بھارت کو حقیقت پسندانہ رویہ اختیار کرنا چاہیئے۔

وزیر خارجہ نے اعلان کیا کہ پاکستان مسئلہ کشمیر حل کرنے کے لئے کشمیریوں کی مرضی کے خلاف بھارت سے کوئی بات چیت نہیں کرے گا۔ وزیر خارجہ نے کہا کہ پاکستان نے بھارت سے وزارتی سطح پر بات چیت صرف اس لئے شروع کی تھی کہ وہ عالمی رائے عامہ کو بتا دینا چاہتا تھا کہ پاکستان اب بھی مسئلہ کشمیر پُرامن طور پر حل کرنے کا خواہاں ہے۔ لیکن پاکستان موجودہ حالات میں اب وزارتی سطح کی بات چیت کو مزید طول نہیں دے گا۔ آپ نے کہا کہ بعض حلقوں کی جانب سے یہ خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ پاکستان کشمیر کے معاملے میں اپنے بنیادی معاملہ و موقف سے ہٹ گیا ہے۔ حالانکہ یہ درست نہیں ہے۔

خروشیف وزارت عظمیٰ چھوڑ دینگے

ماسکو ۲۷ اپریل۔ روس کے وزیر اعظم مسٹر نکیتا خروشیف نے کریملن میں اپنی تقریر کے دوران واضح الفاظ میں یہ کہا کہ مجھے آخر کار وزارت عظمیٰ اور کمیونسٹ پارٹی کی رہنمائی سے الگ ہونا پڑے گا۔ آپ کمیونسٹ کارکنوں کے اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔ مسٹر خروشیف نے کہا کہ ۶۹ برس کی عمر میں میرے لئے ہمیشہ موجودہ اہم مناصب پر مامور رہنا بہت مشکل ہے۔ بین الاقوامی سیاسی مدبرین اور مغربی مبصرین کا خیال ہے کہ مسٹر خروشیف اپنا ایک عہدہ بہت جلد ہی کسی قابل اعتماد جانشین کے سپرد کر دیں گے اور گمان ہے کہ مسٹر کوزلوف خروشیف کے جانشین ہونگے

پاکستان اور بھارت میں ڈاکوؤں کا تبادلہ

نئی دہلی ۲۷ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ بھارتی حکومت پاکستانی علاقہ میں گرفتار شدہ بھارتی ڈاکوؤں کی واپسی کے لئے پاکستانی احکام سے رابطہ کرے گی یاد رہے کہ پاکستان کے ویسٹ رینجرز نے گذشتہ دنوں دو ہفتہ کی مہم کے دوران میں جال سنگھ اور تیرہ ڈاکوؤں کو گرفتار کیا تھا۔ اور بعض ڈاکو جو پاکستانی پولیس کو مطلوب ہیں آج کل بھارتی حکام کے زیر حراست ہیں۔ آئندہ ماہ دونوں ممالک کے پولیس حکام کے ایک اجلاس میں ان ڈاکوؤں کے تبادلہ پر غور کیا جائے۔

ایوب نہرو ملاقات کا انحصار آئندہ مذاکرات پر

نئی دہلی ۲۷ اپریل۔ بھارتی وزیر ریلوے سردار سورن سنگھ نے کل بتایا کہ مسئلہ کشمیر پر وزارتی مذاکرات کے آئندہ (چھٹے) دور کے بعد ہی صدر ایوب اور پنڈت نہرو کی ملاقات کے بارے میں اپنے ملک وفد کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ آپ نے کہا کہ سربراہوں کی ملاقات کے بارے میں سفارشات کا انحصار آئندہ ماہ کے مذاکرات کی نوعیت پر ہے

ہمیں تربیت یافتہ افراد کی زبردست ضرورت ہے

صدر ایوب کی تقریر

راولپنڈی ۲۷ اپریل۔ صدر ایوب نے فنی تعلیم کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے اسے ملکی ترقی کے لئے مختلف شعبوں کی بنیادی ضرورت قرار دیا ہے۔ آپ نے کہا ہے کہ ملک میں جو فنی اور سائنسی انقلاب رونما ہو رہا ہے اسے مکمل کامیابی سے ہمکنار کرنے میں فنی تعلیم اور تربیت یافتہ افراد کلیدی حیثیت رکھتے ہیں۔ صدر راولپنڈی سے پانچ میل دور گورنمنٹ پالی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ کا افتتاح کر رہے تھے۔ یہ انسٹی ٹیوٹ ایک کروڑ روپے کی لاگت سے مکمل ہوا ہے۔

صدر نے کہا ہے کہ زندگی کے تمام شعبوں اور معاشرے کے تمام طبقوں کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے عظیم کام کے لئے ملک کو فنی تربیت یافتہ افراد کی زبردست ضرورت ہے اور اس سلسلہ میں پالی ٹیکنیک ادارے اہم کردار کر سکتے ہیں چنانچہ ایسے اداروں نیز ان کے عملہ اور طلبہ پر سائنسی اور فنی انقلاب کو کامیاب کرنے کی زبردست ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ آپ نے کہا کہ ملک کو ملک میں فنی تعلیم عام کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے کیونکہ اس سے صنعتی اور اقتصادی ترقی کی رفتار بڑھے گی۔ چنانچہ جن لوگوں کو فنی تربیت کی سہولتیں مہیا کی جا رہی ہیں انہیں صرف ان سہولتوں سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ بلکہ دوسروں کو بھی

امریکہ بیرونی حملے سے اُردن اور سعودی عرب کی حفاظت کریگا

امریکی دفتر خارجہ کا اعلان

واشنگٹن ۲۷ اپریل۔ امریکی دفتر خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ اردن اور سعودی عرب پر حملے کی صورت میں امریکہ ان کی حفاظت کرے گا۔ دفتر خارجہ کے پریس آفیسر لنکن وائٹ نے کہا کہ امریکہ کو اپنے ان دونوں حلیف ملکوں کی آزادی اور سلامتی عزیز ہے۔ اور اگر انہیں کوئی خطرہ لاحق ہو گیا تو امریکہ کو ان کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہنا پڑے گا۔ لنکن وائٹ نے اسرائیلی اخبارات کی ان خبروں پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا کہ امریکہ نے شاہ حسین اور شاہ سعود کو یقین دلایا ہے کہ ان کے ممالک کی حفاظت کرے گا۔

عمان کی اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ بیت المقدس اور اردن کے بعض دوسرے حصوں میں کشیدگی برقرار ہے۔ عمان اور بیت المقدس میں شاہ حسین کی وفادار بری فوج بدستور گشت کر رہی ہے تاہم مظاہروں کا سلسلہ بند ہو گیا ہے اور بظاہر امن و امان ہے۔

ڈین رسک ۳۰ اپریل کو کراچی پہنچ رہے ہیں

واشنگٹن ۲۷ اپریل وزیر خارجہ امریکہ ڈین رسک سنٹو کی وزارتی کونسل میں شرکت کے لئے کراچی جانے کی غرض سے ہفتہ کے روز انقرہ روانہ ہو رہے ہیں۔ انقرہ سے آپ تہران ہوتے ہوئے ۳۰ اپریل کو کراچی پہنچیں گے۔ کراچی سے آپ نئی دہلی جائیں گے

جوار کے زیر کاشت رقبہ میں کمی

لاہور ۲۷ اپریل معلوم ہوا ہے کہ کم بارشوں کی وجہ سے اس سال جوار کے زیر کاشت رقبہ میں پچھلے سال کے مقابلے میں سوا فیصد کی کمی ہو گئی ہے اور اس طرح اس سال جوار کی پیداوار چار فیصد کم ہوگی۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

درخواست دُعا

مکرم مسعود احمد خاں صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل کا بچہ عزیز سلمان احمد گذشتہ ایک ماہ سے بہت بیمار ہے۔ اب سرگودھا میں اسکے گلے کا اپریشن ہوا ہے۔
بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے اسے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔